



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

جنوری 2018ء

ربیع الثانی / جمادی الاول ۱۴۳۹ھ

انٹرنیشنل

الاحمدیہ

عالمگیر مرکز احمدیہ انجمن اشاعت اسلام، ختم نبوت کی داعی واحد جماعت، کاترجمان

حضرت محمد مصطفیٰ (ﷺ) آخری نبی ہیں اور اُن کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا، نہ نیا نہ پُرانا

حضرت مرزا غلام احمد مدعی نبوت نہیں مجدد صد چار دہم تھے، جس کی پیشگوئی نبی کریم نے مسیح و مہدی کے القاب سے کی تھی۔

نشریات

وقت بوطابق برطانوی ٹائم

<http://mixlr.com/radio-virtual-mosque>

اعلان

جلد ہی جماعت کی ریڈیو نشریات پر نمبر اسلامک ریڈیو سے نشر کی جائیں گی۔

www.virtualmosque.co.uk پر دیگر نشریات

پروگرام واوقات

13:00 جمعہ - انگریزی

13:30 درس - بعد از جمعہ انگریزی

15:00 ماہانہ اجلاس - انگریزی - ہر ماہ پہلی اتوار

11:00 عیدین - انگریزی

پنجاب ریڈیو

سکائی چینل نمبر 130

13:00

عیدین - پنجابی

سکائیپ

09:00

ہر اتوار

تقاریر اور تبادلہ خیالات -

سکائیپ آئی ڈی

Lahori-Ahmadi

مدیران

شاہد عزیز

مسز سمیرا احمد

فہرست مضامین

- ۱: کلام امام۔ (فرمودات حضرت مسیح موعودؑ) عالم خان
- ۲: احمدیت ایک نفع رساں تحریک از ایاز عزیز
- ۳: قوموں کی ناکامی از حضرت مولانا محمد علیؒ

مبارک ہو

حضرت مسیح موعود کی پیشگوئی ہے کہ غیر از جماعت مسلمان اُن کے عقائد تسلیم کریں یا نہ کریں ایک وقت آئے گا کہ ہر مسلمان مجبوراً حضرت صاحب کی تفسیر اسلام کو قبول کرے گا۔ یہ نسل ایک خوش قسمت نسل ہے کہ ہماری آنکھوں کے سامنے یہ پیشگوئی پوری ہو رہی ہے۔ وہ نظریہ جہاد ہو یا زکوٰۃ یا تعلیم نسواں یا سائنس اور ٹیکنالوجی کا استعمال، ہمیں کافر کہنے والے کرتے وہی ہیں جو ہمارے امام نے کہا۔

عالمگیر (ذیلی مرکز)

احمدیہ انجمن اشاعت اسلام

پتہ برائے خط و کتابت

15 Stanley Ave, Wembley, UK HA0 4JQ

www.virtualmosque.co.uk

ای میل۔ info@aaii.uk

کلامِ امام

از حضرت مرزا غلام احمدؒ

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں بعض عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی یہ خصوصیت پیش کی تھی کہ وہ بغیر باپ کے پیدا ہوئے ہیں تو فی الفور اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف کی اس آیت میں جواب دیا اِنَّ مَثَلَ عِيسٰى عِنْدَ اللّٰهِ كَمَثَلِ اٰدَمَ خَلَقَهُ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهُ كُنْ فَيَكُوْنُ (پارہ 3 آل عمران - 3 آیت 59)۔ ”بے شک عیسیٰؑ کی حالت اللہ کے نزدیک آدم کی حالت کی مانند ہے۔ اسے مٹی سے پیدا کیا۔ پھر اسے کہا ہو جا، پس وہ ہو جاتا ہے۔“

ایسا ہی عیسیٰ بن مریم، مریم کے خون سے اور مریم کی منی سے پیدا ہوا اور پھر خُدا نے کہا کہ ہو جاسو ہو گیا۔ پس اتنی بات میں کوئی خُدا کی اور کوئی خصوصیت اس میں پیدا ہو گئی۔ موسمِ برسات میں ہزار ہا کیڑے مکوڑے بغیر ماں اور باپ کے خود بخود زمین سے پیدا ہو جاتے ہیں۔ کوئی ان کو خُدا نہیں ٹھہراتا۔ کوئی ان کی پرستش نہیں کرتا۔ کوئی ان کے آگے سر نہیں جھکاتا۔ پھر خواہ خُدا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت اتنا شور کرنا اگر جہالت نہیں تو اور کیا ہے۔ اور یہ کہنا کہ وہ اب تک زندہ ہے اور دوسرے نبی سب فوت ہو چکے۔ قرآن شریف کی مخالفت ہے۔ اللہ تعالیٰ تو قرآن شریف میں بتصریح ان کی موت بیان فرماتا ہے پھر وہ زندہ کیونکر ہوئے۔ اور قرآن شریف سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ دوبارہ ہرگز نہیں آئیں گے جیسا کہ آیت فلما توفيتنى سے یہ دونوں مطلب ثابت ہوتے ہیں۔ کیونکہ اس تمام آیت کے اول آخر کی آیتوں کے ساتھ یہ معنی ہیں کہ خُدا قیامت کے دن حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو کہے گا کہ کیا تو نے ہی لوگوں کو کہا تھا کہ مجھے اور میری ماں کو اپنا معبود ٹھہرانا۔ تو وہ جواب دیں گے کہ جب تک میں اپنی قوم میں تھا تو میں ان کے حالات سے مطلع تھا اور گواہ تھا۔ پھر جب تو نے مجھے وفات دیدی تو پھر تو ہی ان کے حالات سے واقف تھا۔ یعنی بعد وفات مجھے ان کے حالات کی کچھ بھی خبر نہیں۔ اب اس آیت سے صریح طور سے دو باتیں ثابت ہوتی ہیں۔

(۱)۔ اول یہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس آیت میں اقرار کرتے ہیں کہ جب تک میں ان میں تھا میں ان کا محافظ تھا اور وہ میرے روبرو بگڑے نہیں بلکہ میری وفات کے بعد بگڑے ہیں۔ پس اگر فرض کیا جائے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اب تک آسمان پر زندہ ہیں تو ساتھ ہی اقرار کرنا پڑے گا کہ اب تک عیسائی بھی بگڑے نہیں کیونکہ اس آیت میں

حضرت مرزا غلام احمد صاحبؒ

اور

عالمگیر جماعت احمدیہ لاہور کے عقائد

1. اللہ تعالیٰ کی توحید اور حضرت محمد ﷺ کی رسالت پر ایمان
 2. آنحضرت ﷺ خاتم النبیین ہیں۔ بالفاظِ بانی سلسلہ احمدیہ:-
”اس بات پر محکم ایمان رکھتا ہوں کہ ہمارے نبی ﷺ کے بعد کوئی نہیں آئے گا نیا ہو یا پرانا“، ”جو شخص ختم نبوت کا منکر ہو اُسے بے دین اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔“
”میرا یقین ہے کہ وحی رسالت حضرت آدم صلی اللہ علیہ وسلم سے شروع ہوئی اور جناب رسول اللہ ﷺ پر ختم ہو گئی۔“
 3. قرآن اللہ تعالیٰ کی آخری اور کامل کتاب ہے جس کا کوئی تحکم منسوخ نہیں، نہ قیامت تک منسوخ ہوگا۔
 4. بمطابق فرمانِ نبوی حضرت محمدؐ کے بعد مجددین آئیں گے۔ اس امت میں ایسے لوگ ہوں گے جو نبی نہ ہوں گے مگر اللہ تعالیٰ اُن سے کلام کرے گا۔ رجال یكلمون من غیر ان یكونوا انبیاء
 5. ہم تمام صحابہ کرامؓ اور تمام آئمہ دین کی عزت کرتے ہیں خواہ وہ اہل سنت کے مسلمہ بزرگ ہوں یا اہل تشیع کے اور کسی صحابی یا امام، محدث یا مجدد کی تحقیر کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔
 6. ہر ایک شخص جو لا اِلهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کا اقرار کرتا ہے اصولاً مسلمان ہے، خواہ اُس کا تعلق کسی بھی فرقہ سے ہو۔
 7. حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا دعویٰ مجدد، مسیح موعود اور مہدی ہونے کا تھا۔ نبی ہونے کا ہرگز نہیں۔ اُن کے اپنے الفاظ میں: ”اور ان لوگوں نے مجھ پر افتراء کیا ہے جو یہ کہتے ہیں کہ یہ شخص نبی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔“
- ہمیں کسی دُنیاوی پارلیمنٹ سے مسلمان ہونے کا سرٹیفکیٹ نہیں چاہئے۔
اللہ تعالیٰ کے حضور ہم مسلمان ہوں یہ کافی ہے۔

رہتا ہے، اسی طرح اللہ مثالیں بیان کرتا ہے۔“

جو چیز لوگوں کو نفع پہنچاتی ہے وہ زمین میں ٹھہری رہتی ہے گویا حق کی علامت یہ ہے کہ وہ نفع پہنچاتا ہے اور چونکہ نفع پہنچاتا ہے اس لئے زمین میں قائم رہتا ہے اور کوئی مخالفت کی طاقت اسے دنیا سے نابود نہیں کر سکتی کیونکہ جو چیز نافع ہو اسے خدا کی حکمت ضائع نہیں ہونے دیتی۔ اس میں اللہ تعالیٰ کی ہستی کا بھی ثبوت ہے کہ وہ نفع چیز کو دنیا میں قائم رکھتا ہے۔ اگر یہ کارخانہ قدرت خود بخود ہوتا اور کسی ہستی بالا کے قبضہ اقتدار میں نہ ہوتا تو نافع چیز کا قائم رہنا ممکن نہ ہوتا۔ جو بھی چیز نفع دینے والی ہوتی ہے اللہ تعالیٰ اسے دنیا میں قائم رکھتا ہے جس طرح سے اس آیت میں آیا ہے ”اور وہ پانی جو لوگوں کو نفع پہنچاتا ہے زمین میں ٹھہرا رہتا ہے“

”احمدیت بھی ایک نفع رساں جماعت اور تحریک ہے جس نے اسلام اور انسانیت کو بے حد نفع پہنچایا جس کی وجہ سے وہ ایک سوسال کے زائد عرصہ سے اس دنیا میں قائم و دائم ہے اور اپنا کام کر رہی ہے۔“ احمدیت نے اسلام میں بے شمار تجدیدی کارہائے نمایاں سرانجام دیئے۔ ہمارے نوجوانوں کو علم ہی نہیں ہے کہ احمدیت نے کیا کیا ہے۔ اس تحریک نے اسلام میں مسلمانوں کے اندر اور غیر مسلم دنیا میں کیا کارنامے سرانجام دیئے ہیں، کیا تجدیدی کی ہے جس کے لئے احمدیت کے ساتھ وابستہ رہنا ضروری ہے۔ سب سے پہلے تو یہ بات ذہن نشین کر لیں کہ احمدیت کے عقائد عین اسلامی عقائد ہیں، اس بارے میں میں اپنے پاس سے کوئی عقائد پیش نہیں کرتا بلکہ حضرت صاحب کی چند کتب سے حوالہ جات پیش کرتا ہوں۔

حضرت صاحب اپنی کتاب ”ازالہ اوہام“ میں فرماتے ہیں: ”ہمارے مذہب کا خلاصہ اور لب لباب یہ ہے کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ، ہمارا اعتقاد جو ہم اس دنیوی زندگی میں رکھتے ہیں جس کے ساتھ ہم بفضل توفیق باری تعالیٰ اس عالم گزران سے کوچ کریں گے یہ ہے کہ حضرت سیدنا مولانا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین اور خیر المرسلین ہیں جن کے ہاتھ سے اکمال دین ہو چکا اور وہ رحمت مرتبہ تمام پہنچ چکی جس کے ذریعہ سے انسان راہ راست کو اختیار کر کے خدا تعالیٰ تک پہنچ سکتا ہے اور ہم پختہ یقین کے ساتھ اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ قرآن شریف خاتم الکتاب سماوی ہے اور ایک شوشہ یا ایک نکتہ اس کی شرائط و حدود اور احکام اور عوامل سے زیادہ نہیں ہو سکتا اور نہ کم ہو سکتا ہے۔ کوئی ایسی وحی یا کوئی ایسا الہام منجانب اللہ نہیں ہو سکتا جو کہ کامل فرقانی کی ترمیم یا تنسیخ یا کسی ایک حکم کو تبدیل و تغیر کر سکتا ہو۔“ دوسری کتاب میں فرماتے ہیں:

عیسائیوں کا بگڑنا آیت فلما توفیتنی کا ایک نتیجہ ٹھہرایا گیا ہے یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات پر موقوف رکھا گیا ہے۔ لیکن جبکہ ظاہر ہے کہ عیسائی بگڑ چکے ہیں تو ساتھ ہی ماننا پڑتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی فوت ہو چکے ہیں۔ ورنہ تکذیب آیت قرآنی لازم آتی ہے۔

(۲)۔ دوسرے یہ کہ آیت میں صریح طور پر بیان فرمایا گیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام عیسائیوں کے بگڑنے کی نسبت اپنی لاعلمی ظاہر کریں گے اور کہیں گے کہ مجھے تو اس وقت تک ان کے حالات کی نسبت علم تھا جبکہ میں ان میں تھا۔ اور پھر جب مجھے وفات دے گئی تب سے میں ان کے حالات سے محض بیخبر ہوں مجھے معلوم نہیں کہ میرے پیچھے کیا ہوا۔ اب ظاہر ہے کہ یہ عذر ان کا اس حالت میں کہ وہ قیامت سے پہلے دوبارہ دنیا میں کسی وقت آئے ہوتے اور عیسائیوں کی صلاحت پر اطلاع پاتے محض دروغ گوئی ٹھہرتا ہے۔ اور اس کا جواب تو خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ ہونا چاہئے کہ اے گستاخ شخص میرے روبرو اور میری عدالت میں کیوں جھوٹ بولتا ہے اور کیوں محض دروغ کے طور پر کہتا ہے کہ مجھے ان کے بگڑنے کی کچھ بھی خبر نہیں۔ حالانکہ تجھے معلوم ہے کہ میں نے قیامت سے پہلے دوبارہ تجھے دنیا میں بھیجا تھا اور تو نے عیسائیوں سے لڑائیاں کی تھیں اور ان کی صلیب توڑی تھی اور ان کے خنزیر قتل کئے تھے۔ اور پھر میرے روبرو اتنا جھوٹ کہ گویا تجھے کچھ بھی خبر نہیں۔ اب ظاہر ہے کہ ایسے عقیدے میں کہ گویا حضرت عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ دنیا میں آئیں گے کس قدر ان کی ہتک ہے۔ اور نعوذ باللہ اس سے وہ دروغ گو ٹھہرتے ہیں۔ (براہین احمدیہ پنجم)

احمدیت ایک نفع رساں تحریک ایاز عزیز صاحب

أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَسَالَتْ أَوْدِيَةٌ بِقَدَرِهَا فَاحْتَمَلَ السَّيْلُ زَبَدًا رَابِعًا ۚ وَمِمَّا يُؤْفِقُونَ عَلَيْهِ فِي النَّارِ ابْتِغَاءَ جَلِيلٍ أَوْ مَتَاعٍ زَبَدٌ مِثْلُهُ ۚ كَذَلِكَ يَضْرِبُ اللَّهُ الْحَقَّ وَالْبَاطِلَ ۚ فَأَمَّا الزَّبَدُ فَيَذْهَبُ جُفَاءً ۚ وَأَمَّا مَا يَنْفَعُ النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِي الْأَرْضِ ۚ كَذَلِكَ يَضْرِبُ اللَّهُ الْأَمْثَالَ ۔ (سورۃ الرعد آیت 17)

ترجمہ: ”وہ بادل سے پانی اتارتا ہے پھر نالے اپنے اپنے اندازے کے موافق بہہ نکلتے ہیں پس سیلاب جھاگ کو اوپر اٹھا دیتا ہے اور اس میں جسے آگ میں تپاتے ہیں زیور یا اور سامان بنانے کے لئے اسی طرح جھاگ ہوتا ہے، اسی طرح اللہ حق اور باطل کی مثال دیتا ہے سو جھاگ تو رائیگاں جاتا ہے اور وہ (پانی) جو لوگوں کو نفع پہنچاتا ہے زمین میں ٹھہرا

پہلے کوئی ایسی سچائی تھی جو اس میں موجود نہیں اس لئے اس نبوت پر تمام نبوتوں کا خاتمہ ہے اور ہونا چاہیے تھا کیونکہ جس چیز کے لئے ایک آغاز ہے اس کے لئے ایک انجام بھی ہے (الوصیت)۔ جس نے ہمارے نبی صلعم کو سب نبیوں کے آخر میں بھیجا تا تمام کو آپ کے جھنڈے کے نیچے اکٹھا کرے (حقیقت الوحی)۔

یہ وہ تمام حوالجات ہیں اور وہ عقائد جو حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کے ہیں جو انہوں نے اپنی زندگی میں وفات سے چند دن پہلے تک بیان کیے اور کبھی آپ نے نبوت کا دعویٰ نہیں کیا نہ 1901ء سے پہلے اور نہ 1901ء کے بعد۔ اب ان تحریرات کے ذریعے جو عقائد سامنے آتے ہیں جو کہ جماعت احمدیہ لاہور کے ہیں اور یہی عقائد حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کے تھے۔

۱: اسلام دنیا کا آخری مذہب ہے۔ قرآن کریم خدا کی آخری کتاب اور آنحضرت صلعم خدا کے آخری نبی ہیں۔ نہ اسلام کے بعد کوئی اور دین آسکتا ہے نہ قرآن کے بعد کوئی کتاب آسکتی ہے اور نہ آنحضرت صلعم کے بعد کوئی اور نبی آسکتا ہے نیا ہو یا پرانا۔

۲: اللہ تعالیٰ نے آنحضرت کی تشریف آوری سے قبل دنیا کے ہر قوم میں نبی اور رسول بھیجے جن میں سے صرف چند ایک نام قرآن کریم میں ہیں اور سب سے آخر محمد مصطفیٰ صلعم کو خود دنیا کی طرف بھیجا تا کہ دنیا کی ساری قومیں ایک ہی جھنڈے کے نیچے جمع ہوں۔

۳: اللہ تعالیٰ کی صفت کلام اس کی دوسری صفات کے طرح کبھی معطل نہیں ہوئی اور نہ کبھی ہوگی وہ ہمیشہ کلام کرتا رہا اور اب بھی اپنے برگزیدہ بندوں سے کرتا ہے اور آئندہ بھی کرے گا۔ “یعنی اللہ جو لوگوں سے کلام کرتا ہے اس کی یہ صفت کبھی معطل نہیں ہوئی۔ یہ بھی ایک عقیدہ مسلمانوں میں رواج پا گیا تھا کہ وحی باہر سے نہیں آتی بلکہ انسان کے دل کے اندر سے اٹھنے والی چیز ہے۔ آج بھی یہ ایک بہت بڑے گروہ کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کلام کرنا چھوڑ دیا ہے۔

۴: ”مگر ایسے کلام کرنے والے لوگ نبی نہیں ہوں گے“
۵: ”تمام صحابہ اور تمام بزرگان دین یکساں قابل عزت ہیں ہاں وہ انبیاء کی طرح معصوم ان الخطاء نہیں۔“

۶: (تمام اسلامی فرقے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے قائل، مسلمان ہیں اور کسی شخص کو حق نہیں کہ وہ کسی کلمہ گو شخص کو کافر کہے۔“

۷: (حدیث ان اللہ یبعث ہذہ

الامۃ علیہ ائسلکماء ؑسنۃ منیجدا لہادینہا کے ماتحت اس امت میں ہر صدی کے سر پر اصلاح کے لئے مجدد ہوتے رہے ہیں اور آئندہ بھی ہوتے رہیں گے۔ اس چودھویں صدی کے مجدد حضرت مرزا غلام احمد

”نہ مجھے دعویٰ نبوت و خروج عظمت اور نہ میں منکر معجزات و ملائک اور نہ میں لیلۃ القدر سے انکاری ہوں اور آنحضرت صلعم کے خاتم النبیین ہونے کا قائل اور یقین کامل سے جانتا ہوں اور اس بات پر محکم ایمان رکھتا ہوں کہ ہمارے نبی صلعم خاتم الانبیاء ہیں اور آں جناب صلعم کے بعد اس امت کے لئے کوئی نبی نہیں آئے گا نیا ہو یا پرانا اور قرآن کریم کا ایک شوشہ یا لفظ منسوخ نہیں، ہاں محدث آئیں گے جو اللہ جل شان اللہ سے ہم کلام ہوں گے اور نبوت تادمہ کے بعض صفات ظلی طور پر اپنے اندر رکھتے ہیں اور بالفاظ بعض وجوہ شان نبوت کے رنگ سے رنگین کیے جاتے ہیں۔ (نشان آسمانی)

واضح رہے کہ ہم نبوت کے مدعی پر لعنت بھیجتے ہیں اور لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے قائل ہیں اور آنحضرت صلعم کے ختم نبوت پر ایمان رکھتے ہیں اور وحی نبوت نہیں بلکہ وحی ولایت جو زیر سایہ نبوت محمدیہ اور اتباع آں جناب صلعم کے ملتی ہے اس کے ہم قائل ہیں اور اس سے زیادہ جو شخص ہم پر الزام لگائے وہ تقویٰ اور دیانت کو چھوڑتا ہے غرض نبوت کا دعویٰ اس طرف بھی نہیں صرف ولایت اور مجددیت کا ہے۔ اس سے زیادہ جو شخص ہم پر الزام لگائے وہ تقویٰ اور دیانت کو چھوڑتا ہے غرض نبوت کا دعویٰ اس طرف بھی نہیں صرف ولایت اور مجددیت کا ہے۔“ (تیسرا اشتہار اپریل 1897ء)۔

یہ میں نے تینوں حوالجات 1901ء کے پہلے کے لکھے ہیں۔ 1902ء کے بعد کی تحریرات میں سے کچھ حوالہ جات یہ ہیں:

”ہم مسلمان ہیں، ہم اللہ تعالیٰ کی کتابوں اور فرقان پر ایمان لاتے ہیں کہ ہمارے مولیٰ اور آقا محمد صلعم اس کے نبی اور رسول ہیں اور یہ کہ وہ بہترین دین لے کر آئے ہیں اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ آپ صلعم خاتم الانبیاء ہیں اور آپ کے بعد کوئی نبی نہیں مگر یہ کہ میں اس کے فیض سے پرورش یافتہ ہوں اور اس کے وعدہ کے موافق ظاہر ہوا۔ اللہ تعالیٰ اس امت میں اپنے اولیاء کے ساتھ مکالمہ اور مخاطبہ کرتا ہے اور ان کو نبیوں کا رنگ دیا جاتا ہے اور وہ درحقیقت نبی نہیں ہوتے کیونکہ قرآن نے شریعت کو کمال تک پہنچا دیا ہے اور انہیں سوائے فہم قرآن کے اور کچھ نہیں دیا جاتا اور وہ نہ اس پر کچھ بڑھاتے ہیں نہ اس سے کچھ کم کرتے ہیں اور جو بڑھاتا ہے اور گھٹاتا ہے وہ بدکار شیطانوں میں سے ہے۔“ (مواہب الرحمن)

”تمام نبوتیں اور تمام کتابیں جو پہلے گزر چکیں ان کی الگ طور پر پیروی کی حاجت نہیں رہی کیونکہ نبوت محمدیہ ان سب پر مشتمل اور حاوی ہے اور بجز اس کے سب راہیں بند ہیں تمام سچائیاں جو خدا تک پہنچاتی ہیں اسی کے اندر ہیں نہ اس کے بعد کوئی نئی آئے گی اور نہ اس سے

صاحب بانی تحریک احمدیت ہیں۔“

آخر عامتہ المسلمین اور ہمارے اندر کیا فرق ہے؟ اگر آج ہم یہاں سے باہر جاتے ہیں اور جماعت چھوڑتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ کیا نفع ملتا ہے، نفع صرف یہی مل سکتا ہے کہ لوگ جو آتے جاتے گالیاں دیتے ہیں وہ بند کر دیں گے۔

احمدیت نے جتنی تجدید اسلام کے اندر کی، اتنی تجدید پچھلے چودہ سو سال میں اسلام میں کسی اور تحریک اور شخص نے نہیں کی۔ اہل سنت میں اکثر لوگ ائمہ کرام جنہیں ائمہ ربیعہ کہتے (چار امام امام ابو حنیفہ، امام شافعی، امام احمد بن حنبل، امام مالک کے ماننے والے ہیں) ان چار اماموں کے مقلدین میں یہ غلطی پیدا ہو چکی تھی کہ یہ لوگ ان ائمہ ربیعہ کے اجتہاد کو بعض وقت قرآن و حدیث کے اوپر فوقیت دیتے تھے۔

دوسرا جو گروہ ہے جس نے تقلید کو چھوڑا جنہیں غیر مقلدین یا اہل حدیث کہا جاتا ہے۔ آج کل یہ ذہن میں رکھیں کہ عام طور پر اہل حدیث نے یہ بیان کرنا شروع کر دیا کہ وہ قرآن کو مقدم رکھتے ہیں اور حدیث کو تابع رکھتے ہیں تو یہ سراسر جھوٹ ہے۔ اس کے لئے اگر کسی نے کتاب دیکھنی ہو تو وہ ”مباحثہ ثنائی و چکڑالوی“ کا مطالعہ کرے اس کتاب سے یہ واضح ہو جائے گا کہ وہ حدیث کو قرآن کے تابع نہیں کرتے تھے۔

ایک تیسرا گروہ ہے جس نے ان دونوں چیزوں کو ردی میں پھینکنے کے قابل قرار دے دیا کہ حدیث اور آئمہ کا اجتہاد دونوں ردی میں پھینکنے کے قابل چیزیں ہیں لیکن اگر ہم ان کی بعض اپنی تفاسیر دیکھیں تو ایک آیت کی تفسیر کرتے ہوئے بیس بیس صفحے لکھ دیتے ہیں مگر صرف حدیث کو نہیں بیان کرتے یہ اہل قرآن کہلاتے ہیں۔ ان تینوں کے درمیان جو سب سے بڑی اندرونی اصلاح ہے جو حضرت صاحب نے کی کہ ان تینوں کو صحیح مرتبہ پر قائم کیا ہے کہ اسلام کا اصول کیا ہے؟

”سب پر مقدم اور سب سے پہلے جس چیز پر رجوع کیا جائے وہ قرآن کریم ہے۔ ہر مسلمان کا حق ہے کہ اس کتاب کو پڑھے اور اس سے روشنی حاصل کرے۔ حدیث بھی بلاشبہ علوم دین کا بڑا حصہ اپنے اندر رکھتی ہے مگر وہ قرآن کی طرح محفوظ نہیں اور اصول دین کو قرآن کریم نے بیان کیا ہے حدیث کا تعلق زیادہ تر فروع سے ہے۔ وہ دینی مسائل جو عمل سے متعلقہ ہیں۔ اس لئے حدیث قرآن کریم پر رکھی جائے گی اور جو حدیث قرآن کریم کے مخالف ہو خواہ وہ بروئے روایت کیسی ہی پایا کی ہو اسے رد کر دیا جائے گا۔ حدیث کے نیچے اجتہاد کا مرتبہ ہے جس کا دروازہ قیامت تک کھلا ہے کیونکہ نئی ضرورتیں ہمیشہ دنیا میں پیش آتی رہیں گی اور ان کے لئے نئے اجتہاد کی ضرورت بھی ہوگی اور اجتہاد کا اصل و اول ماخذ قرآن کریم ہی ہوگا اس کے بعد حدیث اور کوئی بھی

اجتہاد خلاف قرآن و حدیث قبول نہ ہوگا۔“

یہ وہ مذہب ہے جس کے (قرآن) اوپر حضرت صاحب نے قائم کیا۔ اس سے پہلے قرآن کو چھوڑ کر اندھا دھند تقلید میں قرآن کریم کو بھول چکے تھے۔

دوسری تجدید جو حضرت صاحب نے کی وہ نسخ و منسوخ کا مسئلہ ہے۔ عام مسلمانوں میں یہ عقیدہ راسخ ہو گیا تھا کہ قرآن کی بعض آیات نے بعض کو منسوخ کر دیا ہے۔ بہت آیات تھیں وہ منسوخ تھیں وہ ہوتے ہوتے پانچ پر پہنچ گئیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ قرآن کریم کی کوئی ایک آیت، کوئی لفظ، کوئی نکتہ منسوخ نہیں اور نہ ہو گا کیونکہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے کہ ”اگر یہ غیر اللہ کی طرف سے ہوتا تو اس میں بہت اختلاف پایا جاتا“ کیونکہ یہ نص صریح ہے کہ قرآن کریم میں اختلاف نہیں اور جب اختلاف نہیں تو کوئی آیت بھی ایسی نہیں ہو سکتی جن میں تطبیق نہ دی جاسکے۔

عام طور پر یہ ہوا کہ جب کچھ آیات کو دوسری آیات کے ساتھ تطبیق نہ دی جاسکی تو مفسرین نے ان کو منسوخ قرار دے دیا۔ یہ بھی تجدید احمدیت نے کی کہ قرآن مجید کی کوئی آیت، کوئی لفظ منسوخ نہیں۔ تیسری جو سب سے بڑی بیماری اس امت میں پیدا ہو گئی تھی وہ ہے تکفیر بازی۔ کسی بھی مسلمان کو کافر کہہ دینا اسلام کے اندر اس کا علاج صرف ایک ہی شخص نے کیا اور اس کا اصول بھی صرف ایک شخص نے بتایا کہ جو شخص کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتا ہو اس کو کوئی کافر نہیں کہہ سکتا۔ یہ مرزا غلام احمد قادیانیؒ کی تجدید ہے۔ آپ نے فرمایا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اسلام کی ایک ایسی زبردست وجہ ہے کہ اس کے بالمقابل ایک شخص میں کفر کی 99 وجوہ بھی ہوں تو ایسا شخص مسلمان ہی کہلائے گا اور وہ کافر یعنی دائرہ اسلام سے خارج نہیں ہوگا۔

اس کے بعد جو ایک بڑا اعتراض جو غیر مسلم اقوام کی طرف سے اسلام کے خلاف ہوتا رہا وہ ہے اسلام تلوار سے قائم ہوا اور پھیلا جب کسی اور فرقے سے بات کرتے ہیں تو ان کے مطابق پتہ چلتا ہے کہ جب تک ہم نے تلوار اٹھائی رکھی تب تک ہم نے دنیا میں فتح حاصل کی اور جس دن ہم نے تلوار رکھی ہم زوال پذیر ہو گئے۔ اس کا بھی جواب حضرت مرزا صاحب نے دیا کہ اسلام کبھی تلوار کے ساتھ نہیں پھیلا اور اسلام کی ظاہری شوکت اس کی روحانی طاقت کا نتیجہ تھی اور اس چیز کو مخالفین اسلام نے بھی تسلیم کیا ہے کہ اسلام پھیلانے کے لئے کبھی مسلمانوں نے تلوار کا استعمال نہیں کیا ہے۔ مگر آہستہ آہستہ مسلمانوں نے یہ خیال کر لیا کہ اسلام تلوار سے قائم ہوا اور آئندہ تلوار ہی سے قائم رہے گا چنانچہ مہدی کے تلوار کے ساتھ مبعوث ہونے کا عقیدہ اسی غلطی کا نتیجہ ہے

بڑے Prospective میں کام کرتے ہیں جس کے متعلق عام مسلمانوں کو خیال بھی نہیں ہے۔ آپ صرف حفاظت اسلام کے لئے کام نہیں کر رہے ہیں بلکہ اشاعت اسلام کے لئے بھی کام کر رہے ہیں۔ چاروں طرف سے اسلام پر حملے ہو رہے ہیں، آج بھی ڈیرہ اسماعیل خان میں ہندوؤں کے کچھ خاندان میں موجود ہیں اور جب وہ اسلام کے اوپر اعتراض کرتے ہیں ان کے سوالوں کے جواب نہیں ہوتے عامۃ المسلمین کے پاس تو ان کے جوابوں کے لئے یہاں سے لاہور آکر جماعت احمدیہ لاہور کے سینٹر سے ہندوؤں کے خلاف انہیں لڑیچر لے کر جانا پڑتا ہے اور کسی کے پاس کوئی لڑیچر موجود نہیں ہے۔ اسلام مغرب میں سب سے پہلے جماعت احمدیہ لاہور لے کر گئی۔ عامۃ المسلمین کے پاس اربوں روپے کے وسائل ہوتے ہوئے کچھ نہیں ہوا اور آپ نے 1924ء میں برلن مسجد قائم کی اور اس وقت حالات یہ تھے کہ انجمن نے بہت بڑے بڑے لوگوں سے پیسہ مانگا، عورتوں نے اپنے زیورات اتار کر دیئے تب جاکر وہ مسجد قائم ہو گئی۔

قوموں کی ناکامی

حضرت مولانا محمد علیؒ

’قوموں اور جماعتوں کو قِلّت ناکام نہیں کرتی
بریکاری اور قربانی سے گریز ناکام کرتا ہے۔‘

چند ماہوار کے متعلق حضرت امیر مرحوم کا ایک ارشادِ گرامی۔ سری نگر میں ہمارے مخلص دوست مولوی عبدالعزیز (شورہ) صاحب تنظیم و تحصیل کا کام بڑی تندہی سے سرانجام دے رہے ہیں۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔ حال ہی میں آپ نے تمام جماعت کشمیر کو چندہ کی تحریک ایک مطبوعہ خط کے ذریعے کی ہے۔ جو حضرت امیر رحمۃ اللہ علیہ کے ایک ارشادِ گرامی پر مشتمل ہے۔ چونکہ اس خط کا مضمون ہماری تمام جماعت کے لیے اور بالخصوص ان احباب کے لیے جو باوجود بار بار کی تاکید کے چندہ ماہوار ادا نہیں کرتے ایک نصیحت کا حکم رکھتا ہے۔ اس لیے ہم بجنسہ اسکو ذیل میں درج کرتے ہیں۔ اس میں حضرت امیر رضی اللہ عنہ کا جو قیمتی ارشاد نقل کیا گیا ہے۔ وہ گویا قبر سے ایک آواز ہے اور عالمِ اخروی سے قوم کے نام ایک پیغام ہے۔ قوم کا فرض ہے کہ وہ اپنے محبوب امیر علیہ الرحمۃ کی آواز پر کان دھرے اور لبیک کہتے ہوئے اسکی تعمیل کے لیے کھڑی ہو جائے کہ اسی میں اسکی زندگی کا راز ہے۔ واما علینا الا البلاغ۔ خاکسار:- مُرّضیٰ خان اسسٹنٹ سیکرٹری۔

جسے غلطی کے ساتھ اسلام کی شان و شوکت کا نشان سمجھ لیا گیا ہے حالانکہ یہی وہ بات ہے جو غیر مسلموں میں اسلام کی طرف سے تنفر پیدا کرتی ہے۔ اور اسی لئے مخالفین اسلام کا سب سے بڑا اعتراض اسلام پر یہی ہے کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا ہے۔ تحریک احمدیت نے اس بات کو نہایت صفائی سے ثابت کر دکھایا کہ اسلام اپنی اشاعت میں کبھی تلوار کا محتاج نہیں ہوا اور نہ مہدی کا تلوار لے کر ظاہر ہونا صحیح احادیث سے ثابت ہے۔

حضرت صاحب کے بعد جماعت احمدیہ لاہور کی طرف سے اس کے اوپر بہت کچھ لکھا گیا کہ اسلام نہ تو تلوار سے پھیلا ہے اور نہ آئندہ اسلام کو پھیلانے کے لئے تلوار اٹھانے کی ضرورت ہے۔ اس کے بعد آپ سب لوگوں کے علم میں ہے کہ بہت بڑی تجدید و فات مسیح ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا جسدِ عضری کے ساتھ آسمان پر موجود ہونا یہ عیسائیت کے ہاتھ میں ایک بہت بڑا ہتھیار تھا۔ خود قرآن کہتا ہے کہ "ان کے جسم ایسے نہ تھے کہ وہ کھانے کے محتاج نہ ہوں یا ان میں تغیر نہ آتا ہو" کوئی بھی ایسا نبی نہیں گزرا جسے کھانے کی ضرورت نہ ہو اور یا جس کا جسم تغیر پذیر نہ ہو جس کے جسم میں تبدیلی نہ آتی ہو۔ جب آپ یہ عقیدہ رکھ لیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دو ہزار سال سے آسمان پر زندہ جسدِ عضری کے ساتھ موجود ہیں، ان کے جسم میں تغیر نہیں آتا، جس عمر میں گئے تھے اسی عمر میں واپس آئیں گے تو قرآن کی اسی آیت کے تحت آپ کو ماننا پڑ جائے گا کہ وہ بشر رسول نہیں ہیں بلکہ ان کے اندر خدائی صفات ہیں۔ یہ وہ عقیدہ تھا جس کی وجہ سے مسلمانوں کو سخت قسم کی مشکلات پیش آرہی تھیں۔ وفات مسیح ثابت کر کے آپ نے اسلام کا دفاع کیا اور بہت بڑی تجدید کی۔

حضرت صاحب نے اپنی جماعت کے اندر جمہوریت کا نظام قائم کیا اور اپنے تمام اثاثہ جات، اپنے تمام معاملات انجمن کے حوالے کر دیئے۔ جماعت احمدیہ لاہور کی وجہ سے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کا عقیدہ زندہ ہے کہ آنحضرت صلعم کے بعد کوئی نبی نہیں، کوئی مسلمان کلمہ گو کافر نہیں (ربوہ والوں کے مطابق) اور کوئی کچھ بھی نہیں تھا، اور کوئی اختلاف نہیں تھا صرف مولانا خلافت چاہتے تھے) اگر مولانا خلافت چاہتے ہوتے تو ان کو یہاں پر 20 ہزار کی جماعت مل گئی تھی۔ اور اس بیس ہزار کی جماعت کو بھی انہوں نے حضرت صاحب کی قائم کردہ انجمن کے تحت چلایا۔ مجلسِ معتمدین کے رجسٹر نکال کر دیکھ لیجئے کہ ان کے ساتھ کیا کیا ہوتا رہا ہے۔ ایسی کوئی گدی انہوں نے قائم نہیں کی، ایک روپیہ بھی انہوں نے اپنے اوپر استعمال نہیں کیا۔ ہمارے نوجوان بچے یہ ذہن میں رکھیں کہ عامۃ المسلمین میں بہت بڑا فرق ہے اور ہم بہت

(عبدالعزیز شوری صاحب دینیں سے دوسرے نمبر پر)



نوٹ:- یاد رہے کہ عبدالعزیز شوریہ صاحب کا تعلق جموں کشمیر سے تھا اور احمدیہ جماعت کا ایک رسالہ اشاعت الحق سری نگر سے شائع ہوتا تھا جس کا اہتمام بھی ان کے ذمہ تھا اسکے علاوہ ان کا اپنا اردو میں روزنامہ اخبار روشنی بھی شائع ہوتا ہے جو ابھی تک جاری ہے۔ آپ پہلی دفعہ 1982 میں اپنے ایک بیٹے مختار کے ساتھ اور دوسری دفعہ بیٹے اور نواسی کے ہمراہ جلسہ پر مرکز میں تشریف لائے تھے۔ اور ان کے پاس قائد اعظم کی طرف سے دعوت نامے کے دو خطوط بھی تھے جن کی یمنینیشن لاہور سے کروا کر دی تھی۔ ان کی فوٹو کاپی درج ذیل ہے۔ ارشد علوی

عبدالعزیز شوریہ صاحب کے خط کی نقل ذیل میں درج ہے:-

احمدیہ انجمن اشاعت اسلام۔ سرینگر۔ (انڈیا)

محترم معظم جناب: اسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کو معلوم ہے کہ چند ماہوار ادا کرنا ہر احمدی مرد اور عورت پر فرض ہے۔ اور جو شخص متواتر تین مہینے تک چندہ ماہوار ادا نہ کرے اسکے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ اُسے جماعت سے خارج تصور کر لیا جائے۔ لیکن کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ آپ نے مدت مدید سے کوئی چندہ ادا نہیں کیا۔ اگرچہ اس طرف آپ کو بارہا توجہ دلائی گئی ہے۔ آج میں آپ کو غیرت ملی سے اپیل کرتا ہوں کہ اگر آپ نے ایک زندہ اور فعال جماعت سے وابستگی اختیار کی ہے تو خود بھی زندہ اور فعال بن جائیے ورنہ بہتر یہی ہے کہ آپ اپنی مُردگی اور سُستی کی بدولت جماعت پر کوئی حرف آنے کی نوبت نہ آنے دیں۔ آپ حساس ہیں تو جناب حضرت امیر مرحوم کے ان الفاظ پر غور فرمائیے۔ 'ماہوار چندہ حسب حیثیت حضرت مسیح موعود کا حکم ہے اور آپ کی جانشین انجمن نے اسکی ایک شرح مُقرر کر دی ہے۔ جو شخص اس شرح کے مطابق ادا نہیں کرتا اور بہانے بناتا ہے وہ امام زماں کا نافرمان ہے۔ رستے دوہی ہیں یا مسیح موعود کو مانو۔ جو فوج خدمتِ دین کے لیے مسیح موعود نے تیار کی اس میں قدم سے قدم ملا کر

چلو تا کہ تم دین و دنیا میں کامیاب ہو۔ اور اگر آپ ایک حکم کے ماتحت چلنا نہیں چاہتے تو بہتر ہے کہ اسے چھوڑ دو۔ کَلِمَةً مَّقْفُوعَةً عِنْدَ اللَّهِ أَنْ تَقْفُو لَهَا لَا تَفْعَلُونَ۔ (سورۃ الصف۔ آیت-3) (ترجمہ۔ اللہ کے نزدیک یہ سخت بیزاری کی بات ہے کہ تم وہ کہو جو تم کرتے نہیں) کے وعید کے ماتحت اپنے آپ کو نہ لاؤ۔ یہ تفرقہ جو اس وقت موجود ہے امام کی جماعت کے لیے موزوں نہیں۔ تفرقہ اور پر اگندگی تو سیاسی رنگ میں بھی تباہ کر دیتا ہے۔ دین کی عمارت بنانے والی جماعت ایک ہوئے بغیر ایک حکم کے ماتحت چلے بغیر کامیاب نہیں ہو سکتی۔ یہ قِلّت نہیں جو قوموں اور جماعتوں کو ناکام کرتی ہے۔ یہ بیکاری اور قُربانی سے گریز ہے جو ناکام کرتا ہے۔

اگر اب بھی جماعت بیکار حصہ نہیں اٹھاتا تو وہ بے وفائی کا مجرم ہے۔ کس سے بے وفائی؟ مجھ سے نہیں اپنی جماعت سے بیوفائی۔ امام وقت سے بے وفائی۔ جس سے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا اقرار کیا تھا۔ خدا کے رسول سے بے وفائی جن کے نام کو دنیا میں روشن کرنے کا بیڑا ہم نے اٹھایا تھا۔ خدا سے بے وفائی جس کے کلام کو دنیا میں پہنچانے کا اور جس کے دین کو غالب کرنے کا ذمہ ہم نے لیا تھا۔

خدا کے دین کے کاموں میں دیوانوں کی طرح لگ جاؤ اور بیکار مت بنو، خدا کا قانون ہے کہ بیکار عضو کو کاٹ کر پھینک دیا جاتا ہے، بہتر ہے بد قسمت بیکار بن کر (ہاں دین کے لیے بیکار بن کر دنیا کے وہ دیوانے ہیں) کٹ گئے۔ بلند مقام کو چھوڑ کر پستی میں وہ گر گئے۔ دعا کرو کہ خدا ہمیں اس پستی میں گرنے سے بچائے۔

پس آپ پر لازم ہے کہ آپ جھوٹے وعدے کرنے اور بہانے بنانے سے اجتناب کریں اور باقاعدہ ماہوار چندہ ادا فرماتے رہیں۔ ورنہ میں آپ کے متعلق مرکز کو اطلاع دینے پر مجبور ہو جاؤں گا۔ کیا میں اُمید کروں کہ آپ اس بارے میں مجھے کوئی شکایت باقی نہیں رہنے دیں گے۔ والسلام آپ کا عبدالعزیز ادیب فاضل، قلمدان پورہ، سرینگر، انڈیا

صفحہ ۸ پر شوری صاحب کا ایک خلف نامہ ہے جس میں آپ کے سوال کے جواب میں قائد اعظم نے فرمایا کہ مجھے کیا حق ہے کہ میں ایک ایسے شخص کو کافر کہوں جو اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے۔ جب جماعت احرار نے قائد اعظم کو اس شرط پر حمايت کی پیشکش کی کہ قائد اعظم احمدیوں کو کافر کہیں تو قائد اعظم نے ان کے خط کا جواب تک نہ دیا۔ جس پر پریس کانفرنس کو ذکر اس حلف نامے میں کیا گیا ہے اس کے متعلق قائد اعظم اور شوری صاحب کی خط و کتابت ہماری ویب سائٹ پر موجود ہے۔



بیان حلفی

میں عبدالغفور غورہ المعروف بہ عزیز کشمیری ایڈیٹر روزنامہ راشنی سرنگرنہ کثیر حسب ذیل بیان حلفی پیش کرتا ہوں :-

کشمیر پر مسلمانوں کی سرنگرنہ ایک وفد میں میں نے سرگرنہ اخبار میں شامل تھے قاید اعظم محمد علی جناح عمر مسلم لیگ سے ان کے دے چوتھے وقت کے مطابق 3 مئی 1944ء کو جمع 11 بجے کونک - نشاط سرنگرنہ میں ملا - اور حق مولا کے جوابات دیے تھے۔
راقت نے قاید اعظم سے پوچھا کہ آل انڈیا مسلم لیگ میں کون شامل ہو سکتا ہے؟ اس پر شریام نے قاید اعظم سے کہا کہ غالباً اس سوال کا پین فٹ پر ہے کہ یہاں مسلم کانفرنس میں احمدیوں کو شامل ہونے نہیں دیا جاتا ہے۔ قاید اعظم مسکرتے ہوئے اور اپنا جواب چون قلمبند کرایا :-

”مجھ سے ایک پریشان کن سوال پوچھا گیا کہ مسلمانوں میں سے مسلم کانفرنس کا حق کون بن سکتا ہے یہ سوال خاص طور پر قادیانیوں کے سلسلے میں پوچھا گیا۔ میرا جواب یہ ہے کہ جہاں تک آل انڈیا مسلم لیگ کے آئینی کا تعلق ہے اس میں درج ہے کہ کوئی بھی مسلمان بلا تمیز عقیدہ و فرقہ مسلم لیگ کا ممبر بن سکتا ہے بشرطیکہ وہ مسلم لیگ کے عقیدہ پالینی اور پروگرام کو تسلیم کرے۔ رکنیت کے فارم پر دستخط کرے۔ اور آزادی ۲ پینڈہ اراکے۔ میں جنوں و کشمیر کے مسلمانوں سے اسل کوٹکا کہ وہ فرقہ دارانہ سوالات نہ اٹھائیں بلکہ ایک ہی پلیٹ فارم پر اراکے ہی بننے کے لئے جمع ہو جائیں اسی میں مسلمانوں کی بھلائی ہے اس سے نہ صرف مسلمانوں کو شرط طریق سے سیاسی سماجی اور معاشرتی ترقی کر سکتے ہیں بلکہ دیگر اقوام بھی اور بحیثیت مجموعی ریاست کشمیر بھی۔“

شرابی آصابرے قادیانیوں کو دیشرہ اسلام سے خارج قرار دینے کیلئے ایڑی چوٹی کا زور لگا کر قاید اعظم کو قایل کرنے کی کوشش کی۔ لیکن قاید اعظم محمد علی جناح اپنی اصول پر ڈٹ رہے اور فرماتے رہے کہ :

”What right I have to declare a person non-muslim, when he claims to be a muslim.”

یعنی مجھے کیا حق ہے کہ کسی کو غیر مسلم قرار دوں جو اپنے کو مسلمان کہتا ہو۔
اس پر مسلمانوں کی لارڈن ویٹ بی دستخطوں سے اس وقت کے ریاستی اور لاہور کے اخبارات بالخصوص انقلاب شہباز زبیدار سیاست و فیرہ میں شائع ہوئے تھے۔

تعلیم خود
Editor
DAILY 'ROSHNI' Srinagar-190001

Signature Kashmira
تقریر 15 جنوری 1944ء

declared that the above contents are
affirmed on oath before me on 15/2/44
at Srinagar by
who is identified by

Notary Public